سوال

(33) کیا قربانی کی کھالیں۔ امام مسجد کو جائز ہیں۔؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قربانی کا جانور بیمار ہونے کی وجہ سے فروخت کردیا۔ اب کیا حکم ہے۔؟ قربانی کے گوشت اور چمڑے کا حکم؟

کیا قربانی کی کھالیں۔ امام مسجد کو جائز ہیں۔؟

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب روپڑی۔۔۔۔ السلام و علیکم ورحمۃ اللہ

حسب ذیل مسئلہ کا فوری جواب عنایت فرمایں۔

سوال۔ 1

زید نے عیدالاضحیٰ سے قریباًچھ ماہ پشتر قربانی کیلیے 29 روپے میں دنبہ خریدا دو ماہ بعد بیمار ہوگیا جس کو سترہ روپے میں فروخت کردیا۔ کیا زید کو اب ہی دنبہ خریدنا چاہیے۔ یا گائے میں بھی شریک ہوسکتا ہے۔

سوال۔ 2

قربانی کے گوشت اور چمڑوں کا کیا حکم ہے۔؟

سوال۔ 3

کیا قربانی کی کھالیں امام مسجد کو دینی جائز ہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمبر 1۔ جتنے روپے میں جانور فروخت کیا گیا۔ وہ قربانی کے علاوہ دوسری جگہ صرف نہیں ہو سکتے۔ لہذا اگر زید کو اتنی رقم میں دنبہ وغیرہ نہ مل سکے تو گائے میں شریک

ہوسکتا ہے۔ آجکل گرانی ہے۔ اگراتنے میں حصے نہ مل سکے تومذید روپے قربانی ہی میں صرف ہوں گے۔

نمبر۔2۔ قربانی کا گوشت فروخت نہیں کرنا چاہیے۔ خود کھائے۔ کچھ اللہ کی راہ میں دے۔ رشتہ داروں کو دینا بھی جائز ہے۔ قربانی کے گوشت کو خشک کر کے ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔ قصاب کو گوشت اجرت میں نہ دینا چاہیے۔چمڑہ اور جھول وغیرہ بھی کسی اُجرت میں دینا منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اس کی قربانی نہ ہوگی۔

نمبر3۔ زکواۃ فطرانہ۔ قربانی کی کھالیں یہ کسی چیز کا معاوضہ نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ یہ صدقات خیرات کی قسم سے ہیں۔ یہ مسکینوں وغیرہ کا حق ہے۔ ان کی تنخواہ کے قائم مقام قرار دینا اس سے صدقہ خیرات باطل ہوجاتا ہے نہ زکواۃ نہ قربانی اور نہ فطرانہ ادا ہوتا ہے۔ یہ چیزیں مساکین کو مفت دینی چاہیے۔ اگر امام مسکین ہے۔ اور امام نہ ہونے کی حالت میں بھی یہ چیزیں امام کو دی جاتی تھیں۔ تو پھر امامت کے وقت بھی جائز ہوسکتی ہیں۔ لیکن دیہات وغیرہ کا سلسلہ اس قسم کا نہیں۔ وہ امام نہ ہونے کی حالت میں بچوں کو تعلیم نہ دینے کی حالت میں امام کو نہیں دیتے۔ اور امام ہونے کی حالت میں بھی دیتے ہیں۔ اس بناء پر ان لوگوں کے یہ صدقات خیرات ضائع ہیں۔

(تنظیم اہل حدیث جلد17 ش38۔39)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد13 ص93-94

محدث فتویٰ